آئینہ انجیل

مصنفہ

پنڈت لیکھرام صاحب آریہ

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۳۹۸۸ مطابق ۱۸۸۸ء

لالہ سالگرام آریہ تاجر کتب بازار چھی ہٹہ لاہور

کے اہتمام سے

مطبع اروڑ بنس لاہور میں چھپا

قیمت فی جلد ۳ پائی   تعداد ۲۰۰

آئینہ انجیل

یعنے

متی کی انجیل کی پرکہنا

نمبر ۱

یہ انجیل جسکے سری پر متی رسول کا نام لکھا ہوا ہے۔ اگر آپ غور سے دیکھینگے تو اوسکی تصنیف نہین ہے (۱) اسلئے کہ وہ لکھا پڑھا نہ تھا کیونکہ اوسکا پیشہ ہی ایسا ویسا تھا (۲) یہہ کہ تمام مین متی کا نام صیغہ واحد غائب مین ہے۔ (۳) یہہ کہ مسٹر جان ڈیونپورٹ کی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۱ مین لکھا ہے۔ کہ ریفن صاحب تذکرہ مسیح کے صفحہ نمبر ۸ مین لکھتے ہین کہ اناجیل اربعہ پر جن مصنفونکے نام ہین اونکا یہہ مطلب نہین ہے کہ وہ اونہی کی تصنیف ہو بلکہ یہہ ہے کہ مصنف اور ہین۔ اور روایت اونسے ہے ماسوا اسکے اگر متی مصنف کتاب ہذا کا ہو تو باب ۹ کی ۹ آیت کسی طرح پر نہ ہوتی جسمین لکھا ہے :-

(پھر جب یسوع وہانسے آگے بڑھا۔ تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اوسکو کہا کہ میرے پیچھے آ وہ اوسکے پیچھے چلا) اسطرح کی عبارت غیر شخص غیر کیواسطے لکھتے ہین متکلم اپنے لئے کبھین نہین لکھتا ہے مطلب اسکا سب پر ظاہر ہے بالفرض اگر مسیح کی تواریخ یعنی پہلی انجیل کا مصنف متی ہی تھا۔ تو ممکن ہے کہ جب وہ شاگرد مسیح ہوا کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ گیا ہو۔ تو بقول علماء دین کے وہ زبان عبرانی مین تھی۔ جیسے ایرن صاحب جو ہی جلیمن و تیاد وسطاً بزرگ کے نام لکھتے مین جوکہ عبرانی انجیل کے معتقد تھے لیکلرک۔ کوپ۔ سنگلین۔ لیسنگ وغیرہ

انہون نے جیروم سارینٹی وغیرہ کا بہی مذہب ہے۔ مگر وہ ایسا کہان ہین بالکل معدوم ہین۔ یونانی نسخہ جو نقل ہے اوسکو
اصل گمان کر رکہا ہی۔ اب اور دیکہیے یہ دو صاحب لکہتے ہین کہ جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے یونانی مین انجیل لکہی تہی وہ غلطی
پر ہین کیونکہ یوسی بیئس وغیرہ نے عبرانی مین لکہا پاتا ہے تسلیم کیا ہے۔ اور جیروم لکہتا ہی کہ پینٹی نس نے نسخہ بتر
مین عبرانی نسخہ پاکر سیریا کی کتب خانہ مین رکہا تہا۔ مگر جلتا رہا۔ اب ترجمہ اوسکا یونانی مین ہو گیا ہے۔ اور یوسیبس اپنی
تاریخ مین رقمطراز ہین کہ ارینیس کا قول ہے کہ متی نے عبری مین لکہی ہتی۔ تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ فرقہ
ابونیہ مخصوص نسخہ مین تحریف کی۔ اور یروسلم کی تباہی کے بعد وہ جاتا رہا۔ لارڈنر دوسری جلد کے صفحہ ۸۹ مین
پپیس کے شہادت اور صفحہ نمبر ۱۷۸ مین۔ ارینیوس کی اور صفحہ نمبر ۲۱۳ مین یوسی بیس کی اور صفحہ نمبر ۲۴۳ مین
اوریجن صاحب کی اسیطرح سیکڑون علما متفق ہین۔ کہ یہ انجیل متی نے عبری مین لکہی تہی مگر معدوم ہو گئی ہے
اسکول مین پادری جینا مین صاحب فرماتی ہتی۔ کہ انجیل متی کی عبرانی زبان مین ہے اب مروجہ یونانی ہی۔ ہم نہین جانتے کہ آیا
وہ اوس سے متفق ہی یا نہین۔ اور جیروم کا قول ہی کہ مترجم کا ٹہیک نام معلوم نہین بعض کہتے ہین کہ متی ہی نے
عبرانی اور یونانی دونون مین لکہی تہی۔ اور بعض کا قول ہی کہ یعقوب خداوند کے بہائی نے ترجمہ کیا۔ پس ایسی گڑبڑ مین
کسکا قول مانا جاوے سب آپسمین مخالف ہین۔ البتہ اسمین متفق ہین کہ عبرانی مین ضرور متی نے لکہی تہی اور وہ
مفقود ہے۔ پس جس صورت مین اصل نسخہ معدوم ہے۔ ترجمہ فرضی مشتبہ نامعلوم ہے۔ اور یونانی وغیرہ ترجمہ متی کے
نہین ہین۔ کس لیے کہ ناکس جو چوتہی صدی مین تہا اوسکا اسباب مین الکار ہی۔ یغیور سیلش و کیتین پروفیسر
ماہر جرمنی بہی اوسکی تائید مین ہین۔ پہر بالفرض یونانی ترجمہ کو بہی متی سے منسوب کرین۔ تو بہی عیسائی ناچار ہین

کہ سن تالیف بتلاویں چنانچہ ہورن صاحب محقق لندن صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ انجیل متی کی یا سنہ ۳۷ یا سنہ ۳۸ یا سنہ ۴۱ یا سنہ ۴۳
یا سنہ ۴۸ یا سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۲ یا سنہ ۶۳ میں تصنیف ہوئی ہوگی۔ اہل ناظرین کیا ۳۸ و ۶۴ میں فرق نہیں ہے تھوڑا سا تفاوت
زمانہ کیا ہو۔ جسمیں ٹھیک پتا نہیں ملتا پس کون نہیں کہہ سکتا کہ عیسائی تواریخ کچی ہیں۔ اگر اس سے بھی گذر کر
کہ اصل نسخہ نہ سہی۔ اور ترجمہ بھی غیر کا ہوا سہی کا آپنا ہی سہی سنہ تالیف معلوم ہوا یا نہ ہوا تاہم الہامی
کس وجہ سے سمجھیں۔ کیا متی۔ مسیح کی وقایع عمری یا جنم ساکہی بغیر مدد الہام کے نہ لکھ سکتا تھا۔ کیا جب کوئی کسی کی
وقایع عمری لکھتا ہے تو روح القدس آکر مدد دیتا ہے۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ الہام کے آنے کی یہہ غرض ہے کہ کہیں تحریر
اور واقع میں غلطی نہ ہو جاوے۔ اور کتابیں جو بغیر الہام کے ہیں ان میں اکثر غلطی ہیں۔ اور متی وغیرہ کی تصانیف
سہو سے معرا ہیں۔ اسلئے الہام کا آنا ٹھیک ہے۔ تو بھی یہہ جواب درست نہیں آتا۔ اسلئے کہ فی زمانہ سیکڑوں
کتابیں دستیاب ہوتی ہیں جنمیں اُن الہامی کتابوں کی نسبت سہو یا غلطیاں بہت ہی کم ہیں اور
اناجیل جیسی کتابوں میں تو سیکڑوں اختلاف ہیں۔ جیسے پادری فرنچ صاحب کا قول ہے کہ متی کی انجیل مع
نقل کے ساتھ سو ستر غلطیاں ہیں۔ ان میں سے ۱۰ بہت بڑی بھاری ہیں۔ اور ۳۲ بھاری اور ۱۳۰ خفیف
سی ہیں۔ اور اگر اسپر اعتبار نہ آوے۔ تو ہم لکھ دیتے ہیں۔ نمبر ۱ متی کی ۱ باب میں چودہ ماہ کو یوم کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ
اول تواریخ کے ۱۱ باب سے ثابت ہے کہ اوسکے پوتیکا پوتا تہا۔ یہاں بھی نسبت متی محمد کو چھوڑ دیں۔ نمبر ۲
متی کے ۱ باب میں یکونیا کو یوشیع کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ وہ اوسکا پوتا تہا جیسا کہ تواریخ کی کتاب سے ثابت ہے۔ (نمبر ۳)
یکونیا کی متی نے بھائی لکھے ہیں۔ اور حقیقت میں کہا ہے کہ وہ اسکا اکلوتا بیٹا تہا۔ (نمبر ۴) اسکے ۱ باب میں زروبابل کو

شلتائیل کا بیٹا لکہا ہے۔ حالانکہ وہ فدایا کا فرزند تہا۔ (نمبر ۵) آنکہ ۱۲ مین ہتی زربابل کو اہود بیٹا لکہا ہے۔ اور اس نام کا
کوئی بیٹا عہد عتیق مین نہین آیا (نمبر ۶) ۱۷ مین ہتی نے لکہا ہے۔ کہ ابراہیم سے داؤد تک چودہ پشتین اور زربابل
کے اوہٹہ جانے تک چودہ پشتین اور اوسوقت سے مسیح تک چودہ پشتین یعنی ابراہیم سے مسیح تک ۴۲ ابتدا میلادیم (۴۲)
(۴۲) = ۴۲ کل پشتین مین حالانکہ یہ غلط ہی کیونکہ اگر ابراہیم سے داؤد تک شمار کرین تو البتہ چودہ پشتین آتی
مین سا بہ چونکہ داؤد پہلی پشت مین شمار کیا گیا ہے۔ اسواسطے دوسری پشت سلیمان سے شروع ہوگی۔ دوسری
پشت یکونیا کے ساتہہ ختم ہوتی ہے۔ یہان ظاہر ہے کہ جو ایک پشت مین شمار کیا جاوے۔ دوسری پشت مین نہ
گنا جاوے۔ ورنہ ایک ایک نام کو دو دفعہ لینے سے تو ہم چودہ چودہ کی ۲۶ - ۲۸ پشتین قرار دے سکتے ہین
لہذا جسطرح داؤد پہلی پشت مین آگیا۔ اور دوسری سلیمان سے شروع ہوئی۔ اوسیطرح دوسری سلیمان
سے شروع ہوکر یکونیا کے ساتہہ ختم ہوئی تب تیسری سلتائیل سے شروع ہوگی۔ اور مسیح کو بہی
پشت سوم مین شامل کرلین تو تیرہ ہوتی ہین۔ ہدایت المسلمین کے صفحہ نمبر ۴۰ کی سطر ۹ مین ہے کہ یہ سچ
بات ہی کہ ایک پشت ۱۳ نام کی ہوتی ہے۔ مگر سہو سے کوئی نام رہ گیا ہو۔ اور متی ہر ایک قسمت مین ۱۴ پشت
شمار کرتا ہی خوب عذر لاوے۔ یہ سیاہ کیطرح متی بہی حساب دان تہا۔ ایسا جیسا جواب اور اعتراضون مین تیاری
صاحبان کاتب کا جواب دیتے مین۔ مگر یہان وہ جواب نہین چل سکتا ہی کیونکہ تیسری صدیمین
پارفری نے بہی اعتراض کیا تہا۔ لہذا متی کی بہی یہی غلطی ثابت ہوئی۔ اور ہدایت المسلمین
صفحہ نمبر ۴۰ کی سطر اول مین ہے کہ نسب نامون پر ظلمت چہا گئی ہی۔ (نمبر ۷) انجیل دوسری قسمت مین

جو متی نے سلیمان سے نیا تک ۲۸ پشتین تحریر کین ہین عہد عتیق کی کتابون سے ۱۸ پشتین ثابت ہین
اور ہارنلی صاحب بہی کہتے ہین کہ تین نسلین بعد زروبابل بابل کے کئی نام قصداً چہوڑ دئے گئے پس ہم سمجہا غلطی ہے
جیسے ہیوںن صاحب لکہتے ہین کہ آگے مجبوراً ایک ورتین کو ایک ماننا پڑتا تہا۔ مگر اب چودہ۔ اور اٹہارہ کو بہی
ایک ماننا پڑا۔ کیونکہ غلطی کا امکان بائبل مین لا امکان ہے پس جب متی کے پہلے باب مین اسقدر غلطیونکا
ظہور ہے۔ تو خدا جانے تمام کتاب مین کسقدر غلطیان ہونگی۔ اور سامنے ۳ غلطی کا احتمال معتقدونکے بہی
قول سے ثابت ہے۔ اس نسب نامہ کا جواب عیسائی عالمون کا یہہ ہے کہ نسب نامہ مفصلاً بہی ہوتا ہے اور
اختصاراً بہی ہوتا ہے۔ پس متی ولری سے ہر ایک قسمون کو ۱۴ ۱۴ ٹہرانے کے لئے کئی ایک نام چہوڑ دئے
مثلاً سلیمان کے بعد کئی ایک نام رہ گئے (یہہ قول پادری فانڈر صاحب کا ہے اسکو نسب نامہ کی آٹہوین
غلطی قرار دینی چاہیے) دوم لفظ بن کے معنی عبرانی مین بیٹا پوتا پرپوتا آل نسل اور اخ کے معنے
بہائی خویش اقربا وغیرہ کے ہین۔ پس جہان بیٹا لکہا ہے اور اصل مین وہ پوتا پرپوتا یا کسی نسل
سے ہو وہان وہی جاننا واجب ہے۔ سوم یہہ کہ پشتون کے اعداد مین ایک نام کی کمی کو اسطرح پورا کرنا
چاہیے کہ داود کا نام جو پہلی تقسیم کے آخر مین آتا ہے۔ اوسکو دوسری قسمت کے شمار مین بہی گننا چاہیے
کیونکہ وہ یہودیون کا بڑا بادشاہ تہا۔ اور اسکے ساتہہ وعدہ تہا۔ کہ مسیح بہی اوسکی اولاد سے ہوگا یہی جواب
فانڈر صاحب کا ہدایت المسلمین کے صفحہ نمبر ۱۸۰ پر یہہ ہے۔ کہ داود سب لوگون مین انوار الہی کا محیط و دائرہ
عباد کا مرکز سلطنت اسرائیل کا پہلا مسیحی ہے۔ اور وہ اوس تاریکی کے عہد کا قمری ہے کہ اوسکی

ضیا کی کرنین پشت اول مین ایسی نظر آتی ہین۔ جیسے اندہیری رات مین چاند کے نکلنے کیوقت
قریب ہی دہندلی سی روشنی ہوا کرتی ہے۔ اور دوسری پشت مین اوسکے انوار خوب روشن ہین
اور گہٹتے گہٹتے اوسکا غروب ہو جاتا ہی۔ یہان تک کہ تیسری پشت کی آخیری آفتاب صداقت
خداوند یسوع مسیح کا طلوع ہوتا ہی۔ پس چونکہ ہر دو پشت مین اس سے نسبت روحانی ہی۔ اس
لئے وہ دفعہ قابل الحسوب ہی۔ یہہ ہی رکہکی تاویلات ہین جو اسطرح تک علماء دین مسیحی اپنی کتابون
مین تحریر کرتے آئے۔ مگر اعتراض زیادہ مستقل ہوتے گئے۔ اور اپنی جگہہ سے جنبش نہ کہائی۔
افسوس کہ دل کے اندہون کو بناوٹ کرتے کرتے شرم نہین آتی ہی کہ اس سے پہلے اسقدر اقرار کرچکے
ہین کہ متی نے کئی ایک نام قصداً چہوڑ دیی پس وہی جواب یہان کافی تہا۔ کہ آخری تقسیم ۱۴۔۱۴۔۱۴
پشتون کی ہی۔ مگر متی نے قصداً جو وہ لکہہ دئے ہین۔ لیکن اوسکی حمایت کرنے مین زیادہ تر اوسی کی
غلطی ثابت کرتی ہین۔ کہ بیچارا دلون سے وہ اعتراض نہین اوٹہا۔ یعنی بالغرض دوسری قسمت جو یکونیا
پر ختم ہوتی ہی۔ اوس مین اگر وہی ملا دین تو دوسری قسمت مین بجای ۱۴ کی ۱۵ پشتین ہو جاوینگی نہ کہ
تیسری قسمت کی ۱۳ پشتون کی ۱۴ پشتین ہو جاوینگی تیسری قسمت والی ایک نام کو اگر دوبارہ لیا
جاوے۔ تو بہی ایک بات ہے۔ پہلے قسمت والے ایک نام کو دوبارہ کہنے سے کیا نفع ہی اولٹا ایک غلطی
متی کی اور بڑہتا ہے۔ علاوہ برین اگر پادری صاحبان یہہ جواب دیا کرین کہ مسیح کو دو دفعہ محسوب کرنا چاہئے
کیونکہ اوسمین الوہیت و انسانیت ہی۔ تو یہہ ذرا اوس بیجا تاویل سی اچہا ہی۔ مگر یہہ کیونکر کرین۔ اسمین اور

ہزارہا خرابیاں رکہیں ہیں - اور بعض نادان یہہ کہدیتے ہیں - کہ دوسری قسمت داؤد سے یوسیاہ تک ہے
یکونیاہ جو دوسری قسمت کے آخر میں آتا ہے - وہ تیسری قسمت کے آغاز میں لیا جاتا ہے اس صورت سے تینوں
قسمیں ۱۴ - ۱۴ کی ہونگی - مگر یہہ ایک تاویل برخلاف متی کے ہے - کیونکہ متی ۱۱ میں لکہتا ہے کہ یوسیاہ
سے یکونیاہ اور اوسکے بہائی پیدا ہوئے جس وقت وے بابل کو اوٹہہ چلے - الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قید سے
پہلے یکونیاہ پیدا ہوا تہا - اس لئے دوسری قسمت میں شمار کرنا چاہئے - اگر یکونیاہ کو تیسری کے آغاز میں
لیا جائے - تو یہہ لازم آویگا - کہ قید میں پہونچنے وقت یوسیاہ زندہ تہا - اور وہاں ہی یکونیاہ پیدا ہوا حالانکہ
عہد عتیق سے ثابت ہے کہ یکونیاہ کی عمر قید میں جاتے وقت قریباً ۱۸ برس تہی - اور وہ چند مدت تک یروشلم
میں حکومت کر چکا تہا - اور یوسیاہ اوس سے تیرہ برس پہلے مر چکا تہا - پس یہہ جواب قطع ہوتا ہے اور تیری
پشتیں سلاطین سے شمار ہونگی - اور غلطی مستقل رہیگی - اور دوم یہہ جو کہا - کہ بن کے معنی پوتا پڑپوتا
آل و نسل کے ہیں - تو اسلئے خیر مانا - مگر جب بن کے معنی ایسے عام ہوگئے - تو حضرت یسوع کا مسیح ہونا
مشکل پڑا - کیونکہ داؤد کی طبعی نسل سے مسیح کا پیدا ہونا عہد عتیق میں مانتے ہیں بن کے معنی عام ہوجانے سے
ہم کہہ سکتے ہیں - کہ شاید وہ دور کے رشتہ سے ہوگا - وہ کیا خوب عقل کے پتلے ہیں - متی کی بات درست
کرنیکی غرض سے لفظ بن کے معنی پڑپوتا پوتا آل اولاد نسل ٹہان تو لیا - مگر ترازو کے دوسرے پلڑے کی طرف
خیال نکیا - کہ وہ کسقدر جہک کر مسیح کو داؤد کی نسل سے دور پہینکدیگا غرض یہہ کہ جب یہہ حصہ نسب نامہ
میں غلطی ہے - تو کسطرح کوئی تاویل نہیں ہوسکتی حتی کہ پادری فرنچ صاحب کا قول ہے - کہ جا بجا متی نے

نسب نامہ الہام سے درج کیا ہو۔ ہم کہتے ہین کہ جائز ہے کہ سچی تمام کتاب الہام سے نہ لکھی ہو۔ ہدایت المسلمین
کے صفحہ ۵۱ مین ہے کہ نسب نامہ الہامی نہین ہے۔ مگر باقی کیونکر ہے؟ کیا اس جہت سے کہ چونکہ نسب نامہ
مین غلطین پائی گئی ہین اسلئے الہام سے نہین لکھا گیا۔ یا اس جہت سے کہ اوسمین ضرورت الہام
نہ تھی۔ وہ عہد عتیق سے پڑھکر معلوم کر سکتا تھا۔ اگر پہلی وجہ ہے تو ہم بالفعل انجیل مین سیکڑون
غلطین دکھا سکتے ہین تب اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ جائز ہے۔ کہ تمام انجیل الہامی نہین۔ اور اگر وجہ دوم ہے
تو ہم کہہ سکتے ہین۔ کہ متی چونکہ مسیح کے ساتھ رہا۔ اور آنکھ سے خود وقوعات دیکھتا رہا۔ اونکے قلمبند
کرنے مین اوسکو الہام کی ضرورت نہ تھی۔ غلطیونکا امکان ہوتا تو اسمین بالاتفاق۔ چنانچہ علماء
اس چھوٹی سی کتاب مین ۱۲۰ غلطیان جنکا نام ویرس ریڈنگ یا سہو کاتب رکھتے ہین مانتے ہین۔ ہم آٹھ
غلطین تو نسب نامہ مین بیان کر چکے جو متی کے انجیل کے پہلے باب مین ہے مزید برآن باب اول آیت ۱۸ مین ہے
یسوع مسیح کی پیدایش اسطرح ہوئی۔ کہ جب اوسکی مان مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو
اونکے اکٹھے آنے سے پیشتر وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ اس آیت مین کسی نے بنیاد پر قصدًا
یہ الفاظ اونکے اکٹھے آنے سے پیشتر الحاق کر دئے۔ تاکہ مریم دوشیزگی پر شبہ نہ پڑے چنانچہ یہی [illegible]
اف [illegible] کی کتاب مین ہے۔ اور اسمین جبتک کہ اوسنے پلوٹھا بیٹا نہ جنا۔ اور اوسنے اوسکا نام یسوع رکھا
اسمین لفظ پلوٹھا قصدًا زاید کر دیا گیا۔ تاکہ اوسمین شک نہ رہے کہ آیا اس سے پہلے مریم کے کوئی بیٹا جنا
تھا یا نہین۔ پلوٹھا اسمین ہے۔ اوسکی دوشیزگی قایم کردی گئی ہے۔ یعنی [illegible] اکثر جمہور [illegible]

ہتے۔ جیساکہ ۲/۱۵ متی تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا۔ پورا ہووے کہ مینے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔ یہہ
پیشین گوئی کسی نبی کے عہد عتیق مین نہین کی حضرت ہوسیع ۱۱/۱ کا اولاد دینی مین علاقہ ہونا
یعقوبیکا ذکر ہے۔ نہ کہ یسوع کی پیشین گوئی ہے جسکا مطلب ہو نہین بیٹے سے سمجہہ لیا ہونا یہی کا نشان
اگر مطلب نکالنے کی غرض سے بولا جیساکہ ہوا در لکہتے ہین۔ کہ چودہ چودہ پشتون کی قسمت بنانی کے لیے
کئی نام نسب نامہ سے چہوڑ دئیے۔ اسیطرح یہان بہی اپنا مطلب نکالنے کے لئے کچہہ کا کچہہ کہدیا۔ توجہ جائے
خطر۔ مگر لقمان مکرہ علی ہذالقیاس ۲۷/۹ مین تاکہ جو نبی صاحب کی معرفت کہا گیا تہا۔ پورا ہووے کہ وہ حرف
کہیں یگا۔ یہہ تو صاف جہوٹہہ ہی ہے علاوہ بلان ۲۷/۹ متی۔ تب جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تہا سو پورا
ہوا۔ کہ انہون نے ۳۰ روپیہ لئے۔ ہمارے پاس یرمیاہ کا رسالہ ہے۔ اسمین بالکل اس کا نام نہین ہے عیسائی
یہان مقر ہین۔ کہ اسجگہہ ضرور غلطی ہے۔ یرمیاہ کی جگہہ ذکریاہ چاہئے تہا لیکن ناظرین پڑہین کہ وہان
بہی ۳۰ کا ذکر جو ہے۔ وہ ذکریا صاحب اپنا حال سناتے ہین۔ کہ اونہون نے ہمین ۳۰ روپیہ مشکوری کے
دئیے۔ وہ پیشین گوئی یہہ نہ تہی کہ مسیح کو ۳۰ روپیہ پر یہودا اسکریوطی یہودیون کے پاس
فروخت کریگا۔ یہہ کیسا صریح بہتان ہے۔ کہ بیٹے متی اور اسکے شاگرد عیسائی ہی تاویلون سے
کام چلاتے ہین۔ مگر کوئی تاویل تکمیل کو نہین پہونچتی۔ کیونکہ سراپا غلطی مین ہین۔ اسیطرح ۲۷/۳۵
مین تاکہ جو نبی نے کہا تہا۔ اسقدر الفاظ متی نے جہوٹہہ لکہدئیے۔ مگر خیر اس غلطی کا اقرار
کرتے ہین۔ اور اسیطرح ۶/۱۳ مین کیونکہ بادشاہت قدرت اور جلال سب تیرا ہی ہے۔ یہہ عبارت

بہی پرانے نسخون مین پاکر عیسائیون نے سہو کاتبون کی تعداد مین داخل کر دیا ::

خاتمہ

اے پادریون کے چاپ لوسی پہونے والو۔ ای انکے سامنے میز پر کہانا کہاکر پہولنے والو انجیل بقدر یہانتک آپکو سنبہالا دین۔ اور انکے سبز باغون کے تماشون سے تمہین کہانتک بچاوین اپنی زندگی پر رحم کرو۔ اور روحون کو تاریکی و ضلالت مین مت ڈالو ایسی کتابون سے گریز کرکے سچی کتابین جو وید مقدس ہین۔ اور جو ہر وقت اپنی صداقت پر چہرہ ثبوت رکہتی ہین۔ وحدانیت معقولیت قدامت صداقت ہر چہار امورات مین کوئی دنیا کی کتاب ونکا مقابلہ نہین کرسکتی ان لئے تواریخون او جہلونی انعون سے جو بالکل پاک ہین۔ اُن پر ایمان لاؤ یعنی اونکی تعلیم پر چلکر اپنے کو نیک چلن بناؤ۔ اونہی نیک اعمال کے وسیلہ سے نجات کے مستحق بنو۔ وید مقدس کسی قوم کیطرف اشارہ نہین کرتے بلکہ خداوند اندرس عام روحون کو کرتے ہین۔ کہ آفتاب صداقت موجود ہے۔ چمگادڑونکیطرح تاریکی مین مت رہو۔ اور اسیوجہ سے کسی انسان پر ایمان لانیکی ضرورت بہی نہین بتلاتے ہیں کی انجیل کا خاکہ آپ کے سامنے کہدیا کسی معقول پادری سے اسکے جواب مانگین۔ ورنہ مفت مین اپنی جسمانی وروحانی قوتون کا خون نکرین جس الہامی کتاب کی نسبت اوسکے پیرو ونکا ایسا خیال ہے کیا اوسکی صداقت محال نہین ہے۔ البتہ ہم یہہ نہین کہتے کہ انجیل سراپا بری ہے۔ نہین بلکہ عہد عتیق سے ہزار درجہ اچہی ہے۔ تاہم وہ درجہ نہین رکہتی ہے جو آریہ ورت کے کسی ستی کی تصنیف رکہتی ہو۔ بیاس جیکے شار برکہ وغیرہ تصانیف نہایت عمدہ درجہ کی معلم ہین۔ اور نانک جیکے

اقوال ستی کے اقوال سے ہزاروں درجہ بہتر و متبرک ہین۔ علاوہ بران ستی کیطرف وجہوٹہ نہین لکہنے تہے اور نہ الہام کے مدعی تہی۔ کہ ہمارا کلام الہامی کلام ہی مینی کی تعلیم آپسمین بہت نقیض اور مسیح کی اور روایات سے بہی بہت مخالف ہی۔ پس کسیطرح کلام الہی یا الہامی نہین ہوسکتی

غزل

نقارہ وہرم کا بجاتا ہے آسے جسکا جی چاہے ۔ صداقت وید اقدس آزمائے جسکا جی چاہے
منادی شہر مین کردو کہ اک جگدیش ہی سکا ۔ بغیر اوسکے بتون کو سر جہکائے جسکا جی چاہے
نہین ہے سا امسر بیٹا یونا جگت کرتا کا ۔ کلنک اس قسم کی جہوٹے لگائے جسکا جی چاہے
جو ایلی ایلی کہتا تہا نہ حق نے مددگاری کی ۔ تو بہر خاطر یہ اوسکے جان کہوئے جسکا جی چاہے
شفاعت غیر کی چہوڑی ہنون سچجان و دل تورے ۔ یہ بہو کرنا سہی من کو لگاہے جسکا جی چاہے
کوئی بن وید کے شک نہین ہے مانی لائی ۔ پڑہلے سب ہے اور سچ دکہائے جسکا جی چاہے
صدق دل سے ہو آپکی اسید مرگان چہوڑ دو ۔ و گر نہ شرمساری کو اوٹہائے جسکا جی چاہے

آئینہ انجیل

نمبر (۱)

مرقص کی انجیل کی پریکشا

یہہ بہی الہامی کتاب مانی گئی ہے۔ اور متی کی انجیل سے یہ دوئم نمبر پر ہے۔ آپ اگر اسکو بہی غور سے ملاحظہ کریجئے۔ تو اِس کلام الہی ہونیکی ماہیت بہی ظاہر ہو جائیگی۔ واضح ہووے کہ لفظ مرقص رومی ہے غالباً یہ کتاب روم مین لکہی گئی ہوگی۔ جہان کی زبان لیٹن تہی۔ مگر وہ اصل نسخہ بالکل مفقود و معدوم ہے۔ اور کارڈنل برونڈیس۔ بارس صاحبان کا عقیدہ ہی کہ یہہ کتاب اصل لیٹن زبان مین لکہی گئی تہی۔ اور بعض کا قول ہے۔ کہ ایک پرانا نسخہ سُریانی زبان مین ملا تہا۔ اوسکی حاشیہ پر رقم تہا کہ یہ کتاب مرقص نے لیٹن زبان مین اول لکہی تہی۔ مگر بباعث معدوم ہوجانے اوس نسخہ کے متی کیطرح علماء دین اور کہتے ہین۔ کہ مرقص نے روم مین یونانی زبان مین لکہی تہی جیسا کہ لوقا نے روم مین جاکے اعمال کی کتاب یونانی مین لکہی۔ مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ لوقا اپنی اپنی انجیل کا مصنف تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اعمال کی کتاب کا ہرگز نہین ہو سکتا۔ اِسکا ثبوت لوقا کی انجیل مین بتلاوینگے۔ خیر بلا سے کسی کی تصنیف ہو۔ ہمین کیا غرض مطلب تو صرف یہ ہو دیکہنا ہے۔ کہ آیا الہامی ہے یا نہین۔ اور اگر ہے تو کیونکر ہے۔ جاننا چاہئے کہ اِس عبارہ

ہین عیسائی عالموں کا کہا متقولہ ہے۔ باسوبر اور ریاقان قابل ہین۔ کہ جب حواری لوگ اپنی
آنکھون سے دیکھکر اور اپنے کانون سنکر یا معتبر لوگون سے روایت پاکر لکھتے تھے۔ تو اونمین الہام کی
ضرورت نہ ہوتی تھی پس چاہیئے کہ اونہون نے آیات بہی الہام سے نہ لکہی ہو ورنہ کوئی کامل
ثبوت چاہیے۔ کہ یہہ کتاب الہامی ہے یا اوسکی فلانی تعلیم الہام سے ہے۔ حالانکہ ساتھہ ہی اسکے
عیسائی اقرار کرتے ہین۔ کہ مرقس نبی صاحب الہام نہ تہا۔ جیسے کہ ہدایت المسلمین کے صفحہ نمبر
سطر ۲ مین یہہ عبارت لکہی ہے۔ کہ نہ تو مرقس الہام کا مدعی تہا۔ اور نہ کوئی عیسائی اوسکو
صاحب الہام مانتا ہے۔ پس اب یہانپر اگر وہ صاحب الہام نہین ہے تو خدا کا کلام کیونکر ہوا
قطع النظر ان کے سنہ تالیف کا بھی کچھ پتہ نہین ملتا ہے۔ یہانتک کہ ہر صاحب محقق دین
عیسوی حیران ہوکر کہتے ہین۔ کہ شاید سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۷ مین تصنیف ہوئی ہوگی۔ اور ہدایت المسلمین کے
صفحہ نمبر ۱۵ مین ہے کہ انجیل کے سن تالیف کی تحقیقات کئی ایک صدیون کے بعد ہوئی تہی۔
اسلئے محققون کو بہت ونکی جانفشانی اور سختی کے سبب متفق علیہ روایت نہ ملی۔ پس اے ناظرین
غور کیجیے اور ذرا ملاحظہ کہ جس کتاب کی نسبت خود معتقد اوسکے اقرار کرین۔ کہ مصنف صاحب
الہام نہین ہے۔ اور سن تالیف کا نام نہین ہے۔ اور باوجود ان سب باتون کے اصل نسخہ بہی مفقود
ہے۔ تو پہر کسطرح اوسکو بغیر دلیل ثبوت الہامی مانین۔ اور اسکی تعلیم کو منجانب خدا جانین کسی نے
کیا عمدہ کہا ہے۔ پیران نمی پرند و مریدان می پرانند۔ یعنی پیر ہوا پر نہین اڑتے مگر مرید اوڑاتے ہین

اس کتاب کی روایتین اور وں سے مخالف ہین۔ مثلاً دریا کے طوفان کا ذکر جو باب چہارم مین ہے۔
یعنی حواریون کا شام کیوقت رخصت ہونا۔ اور دریا مین طوفان کا آنا۔ اور مسیح کا اوسکو دور
کرنا بعد وعظ تمثیلون کے ہے۔ اور جناب متی صاحب باب ۸ کی آیت ۲۳ سے ۲۸ تک ان باتون کو بعد
وعظ پہاڑون کے تحریر کرتے ہین۔ جسپر عیسائی جواب دیتے ہین۔ کہ متی ترتیب وار نہین لکھتا۔
مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ہدایت المسلمین کے صفحہ نمبر ۲۲۸ سطر ۴ مین
ذکر ہے۔ پس اے ناظرین یہ اور ایک عمدہ صفت متی صاحب کی ظاہر ہوئی جس سے اونکا الہامی
ہونا ہی اور زیادہ درجہ اعتبار سے گر گیا۔ پھر مسیح کی تواریخ کیونکر درست مانی جاوے جبکہ متی
کو لحاظ زبان نہین۔ اور مرقس صاحب الہام نہین تو خدا کی کلام کسطرح ہو سکتی ہے جبکہ اثبات
الہام مین ہے۔ نقص پر نقص وارد ہوتے ہین۔ ہان اگر عیسائی دین کی یہی اثبات
ہین۔ اور یہی احکامات جو بجائے الہامی ہونیکے خود ہی ایک دوسرے کو الزامی
کر رہے ہین۔ تو کچھ مضایقہ نہین۔ کیونکہ بیٹا باپ کے دائین ہاتھ بیٹھا ہے اور باپ
نے کل کاروبار بیٹے کو سونپ دئے ہین۔ اور عدالت کرنی چھوڑ دی۔ تو بطور یادداشت
کے تحریر کرتا ہون۔ ... طفلان تمام خواہد شد۔ اب
یہی میری گذارش ہے کہ اے بھائیو دھرم تہایت لطیف جوہر ہے ایسے
پاک اور پوتر چیز کو کثیف اور بھرشٹ مت کرو۔ رحمت کا ... صداقت کا خزانہ۔

وحدانیت کا سمندر قدامت و معقولیت کی بنیاد وید مقدس ہین۔ ایسے عمدہ
گیان کو چھوڑ کر گیان اپنے مین سرگردان مت رہو۔ وید مقدس قصہ کہانیون
سے پاک اور سراپا چشمہ ادراک ہین۔ سچی پرماتمان کے سچے احکام سوا
ویدون کے ملنی محال و ناممکن ہین۔ پس ویدہ دل کھولکر اسپر دھیان دو۔

غزل

کیون ہے غافل تجھے کچھ بھی خبر ہے کہ نہین۔ کہیت لٹتا ہے تیرا فصلکا ڈر ہے کہ نہین
حق کے بندے کو تو نے خدا مانا ہے۔ خوف کرتا رپ کچھ تیری نظر ہے کہ نہین۔
بندے کا بندہ بنا چھوڑ دیا مالک کو۔ غور کر دل مین کہ تو خر بشر ہے کہ نہین
دولت دنیا پہ کھو بیٹھا ہے ایمانکو۔ دیکھے سچ جھوٹھ لیا اسمین ضرر ہے کہ نہین
جگت کرتا کی نہین جو رہ نہین بیٹا بہائی۔ پھر تو بتلا کہ یہ صاف کفر ہے کہ نہین
وید پڑھ وید کہ ہو تجھکو گیان آنند۔ مردہ دل شام تیری رکھتی سحر ہے کہ نہین

गुरु विरजा[illegible] द्वारा
[illegible]
सन्दर्भ [illegible]
[illegible] क्रमांक [illegible]
5280